ایک لڑکا جس نے اندھیرے میں دِیا جلا دیئے

یہ 1809 کا سال تھا۔ فرانس کے ایک گائوں میں رہنے والے ، سائمن رینے بریل ، اور ان کی بیوی مونیک کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام اُنہوں نے لوئس بریل رکھا۔ اُن کے تین بچے اور بھی تھے جو لوئس سے کافی بڑے تھے۔ لوئس ایک کم زور سا بچہ تھا۔ کمزوری، اور سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے اُسے ماں باپ کی توجہ اور محبت بھائ بہنوں سے زیادہ ملی۔

سائمن ایک چھوٹے سے کارخانے کے مالک تھے، جہاں وہ گائوں والوں کے لیے گھوڑوں کی کاٹھیاں اور زین بنانے کا کام کرتے تھے۔ تین سالہ لوئس اکثر باپ کے کارخانے میں جا کر کھیلا کرتا تھا۔ ایک دن شاید اس نے سوچا کہ کیوں نہ وہ بھی باپ کی طرح کارخانے میں چمڑے سے چیزیں بنائے ۔ چنانچہ وہ وہاں گیا اور چمڑا کاٹنے کے ارادے سے ایک آری اُٹھائی۔۔ بدقسمتی سے جب وہ چمڑا کاٹنے کی کوشش کررہا تھا، تو آری نے واپس اُچھل کر لوئس کی سیدھی آنکھ کو زخمی کردیا۔

انیسویں صدی کے گائوں میں طبی امداد نہ تو بہت اچھی ہوتی تھی اور نہ جلد دستیاب تھی۔ چنانچہ ننھے لوئس کی آنکھ میں اِنفکشن ہوگیا۔
تھوڑے ہی عرصے میں انفکشن نے بائیں آنکھ کو بھی جالیا۔ اور اس طرح پانچ برس کی عمر میں لوئس دونوں آنکھوں کی بینائی کھو بیٹھے۔

والدین نے پوری کوشش کی کہ ان کا بیٹا اندھوں کی طرح نہیں بلکہ ایک عام صحت مند انسان کی طرح زندگی گزارسکے۔ چنانچہ انہوں نے لوئس کو اسکول میں د اخل کروادیا۔

لوئس اسکول کے اکیلے اندھے شاگرد تھے۔ مگر ان کی ذہانت، اور شوق سے دس برس کام کرنے کی عادت نے استادوں کو حیران کردیا۔ اور پھر یہ ہوا کہ

کی عمر میں لوئس کو پیرس کے ایک ممتاز نا بینا اشخاص کے بورڈنگ اسکول 'روئل انسٹیٹیوٹ فور بلاینڈ یوتھ' میں داخلہ مل گیا۔

(یعنی: نا بینا نوجوانوں کا شاہی ادارہ)

یہ ادارہ اس زمانے میں نابینا طالب علموں کے اولین اسکولوں میں سے ایک تھا۔ وہاں پڑھنے کے علاوہ موسیقی بھی سکھائی جاتی تھی۔ چونکہ لوئس کو موسیقی سے بے حد شغف تھا ، انھوں نے وہاں ایک سے زیادہ موسیقی کے آلات بجانا بھی سیکھا۔

اس ادارے میں بہت سی خوبیاں تھیں، مگر ساتھ ہی نوجوانوں کے

بورڈنگ ہائوس کے چند قوانین بہت سخت تھے۔ مثلاً کسی طالب علم کو مہینے میں ایک بار سے زیادہ نہانے کی اجازت نہیں تھی!

اُس زمانے کے نابینا افراد آوی ِسسٹم کے ذریعے پڑھنا سیکھا کرتے تھے۔ اس ِسسٹم کی کتابوں میں ہر لفظ کا ہر حرف اُبھرا ہوا ہوتا۔ پڑھنے والا اپنی انگلی ہر لفظ کے ہر اُبھرے ہوئے پورے حرف پر پھیرتا ، تب جا کر لفظ پڑھا جاتا۔ اس طرح طاب علموں کو پڑھنے میں بہت دیر لگتی تھی۔

اس کے علاوہ ہر حرف کو نیچے سے تانبے کے تار سے باندھا جاتا تھا تاکہ وہ اُبھرا رہے، اور نابینا فرد اس پورے حرف پر آسانی سے انگلی پھیر سکے۔ اس سسٹم کی کتابیں تانبے کے تار کی وجہ سے بہت بھاری ہوا کرتی تھیں۔ ان سب باتوں کی وجہ سے بہت سے نابینا طالب علم حوصلہ کھو بیٹھتے اور پڑھنا چھوڑ دیتے۔ مگر ہمارے ہیرو لوئس بریل اُن طلبہ میں سے نہیں تھے۔ وہ اس سسٹم کی دُشواریوں کے باوجود اپنے شوق، اور محنت کرنے کی عادت کی وجہ سے پڑھنا سیکھ گئے۔

اب کپتان بارسیر کی ایجاد سامنے آتی ہے۔ یہ بہت اہم ایجاد تھی، کیونکہ بارسیر کے سسٹم میں پہلی بار حروف یا پورے الفاظ کی جگہ بارہ اُبھرے ہوئے نقطوں کے سیل استعمال کیے گئے۔ جب چند طالب علموں نے باربیر کے تحریری نظام کو آزمایا تو وہ انہیں پچھلے نظام سے جس سے اب تک پڑھنا سیکھ رہے تھے یہ نظام زیادہ آسان معلوم ہوا۔

لوئس بریل بھی اس نقطے کے نظام سے بہت خوش ہوئے۔ مگر انہوں نے یہ بھی سوچا کہ اس نئے نظام کو اور آسان کیا جا سکتا ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ نابینا لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ انہوں نے اس کام کو خود کرنے کا تہیہ کیا اور خوب خوب محنت کی۔ یہاں تک کہ پندرہ سال کی عمر میں انہوں نے ایک اور نظام تیار کر لیا جو پچھلے سب نظاموں سے بہتر تھا۔

لوئس کے نظام میں ہر سیل میں صرف چھہ اُبھرے ہوئے نقطے تھے۔ اس نظام میں الفاظ کے علاوہ علاماتِ اوقاف (پنکچویشن مارکز)، نمبر (گنتی) اور یہاں تک کہ موسیقی کے سُروں کی علامتیں بھی موجود ھیں۔ (یہ سب چیزیں پچھلے دو نظاموں میں نہیں تھیں)۔ لوئس بریل کے بنائے ہوئے اس نظام کا نام 'بریل' رکھا گیا۔ بریل اور کپتان بار سیر کے نظاموں میں یہ خوبی تھی کہ دونوں نظام دنیا کی زیادہ تر زبانوں کے لیے موزوں کیے جا سکتے تھے۔ مگر چونکہ چھہ نقطوں پر مشتمل پڑھائ بارہ نقتوں سے کافی زیادہ آسان ہے تو بریل نے میدان جیت لیا ۔ اور آج تک یہ نظام استعمال ہوتا ہے۔

طالب علمی کا زمانہ ختم ہوا تو لوئس کو اپنے ہی ادارے میں پروفیسر کی نوکری ملی۔ اسی دور میں انہوں نے مختلف گرجا گھروں میں ارگن بجا کر اپنی کمائ میں اضافہ کیا۔ مگر ساتھ ہی ساتھ انہوں نے بریل کے نظام می مزید بہتری لانے کی کوششیں پوری زندگی جاری رکھیں۔

لوئس بریل نے سن اٹھارہ سو باون میں انتقال کیا۔ اس وقت ان کی عمر صرف 43 برس تھی۔

تب سے اب تک لاکھوں نابینا اور کم بینائی والے لوگوں نے بریل پڑھنا سیکھ کر اپنی اندھیری دنیا کو روشن کیا۔

****

آمنہ اظفر

اس سلسلے میں آپ ہیلن کیلر کی خود نوشت سوانح عمری پڑھیے ۔ اردو میں یہ کتاب آپ کو ریختہ اون لائن لایبریری میں ملے گی۔

The Story of my Life

****

KAHANI CHAMAN
کہانی چمن